اِدراک

یونس فرانس

جُملہ حقُوق بحق مترجم محفُوظ

کِتاب	ادراک
شاعر	یُونس فرانسِس
پہلا ایڈیشن	۲۰۲۳
پرُوف رِیڈنگ اور ترتیب	نینسی یُونس
کمپوزنگ	یُونس فرانسِس

☆

رابطہ برائے کتاب

Younis Francis

00 44 7504721294

Email: revd.younis@gmail.com

Nancy Younis

00 44 7504721295

حکمت اور تادیب سیکھنے اور عقلمندی کی باتیں سمجھنے کے۔

عدل اور حق اور راستی کے مسائل سیکھنے کے فائدہ کیلئے۔

ناتجربہ کاروں کو ہوشیاری اور نوجوانوں کو دانش اور تدبیر دینے کے لئے۔

دانا آدمی سنے گا تو اس کی دانائی بڑھے گی۔ اور

فہیم آدمی قوت ہدایت حاصل کرے گا۔

تا کہ وہ تمثیلوں اور ان

کے معنوں اور داناؤں کی باتوں اور ان کے معماؤں کو سمجھ سکے۔

خداوند کا خوف دانش کا آغاز ہے لیکن احمق حکمت

اور تادیب کی حقارت کرتے ہیں۔

امثال 1:2-7

☆

کیونکہ خداوند حکمت بخشتا ہے۔

اور اس کے منہ سے علم وفہم نکلتا ہے۔

امثال 2 :6

☆

☆

تیری تعریف تیرا شکر ہو خدا
تو نے اک سال اور دے دیا ہے نیا

روز و شب ہے مری تجھ سے یہ ہی دعا
ساتھ رہنا مرے سال بھر تو سدا

معجزے ہی فقط معجزے ہوں یہاں
اب نہ آئے زمیں پر کوئی بھی وبا

جال رحمت کا اپنی بچھا اس طرح
ہو نہ دنیا میں پھر کوئی بے آسرا

میں کیا تھا یاں تھی میری اوقات کیا
آج جو کچھ بھی ہوں سب ہے تیری عطا

☆

بن کے آیا حبیب دھرتی کا
پل میں بدلا نصیب دھرتی کا

دیکھ کر بے بسی وہ انساں کی
بن کے آیا طبیب دھرتی کا

☆

پیار بے انتہا کیا اس نے
عہد ہر اک وفا کیا اس نے

اس جہاں کی نجات کی خاطر
گھر زمیں پر بنا لیا اس نے

میں یاں بے آسرا نہ ہو جاؤں
بیٹا مجھ کو بنا لیا اس نے

جلا کر دیپ خون سے اپنے
سب اندھیرا مٹا دیا اس نے

مٹ گئی تشنگی مری ساری
جام ایسا پلا دیا اس نے

☆

بحر و بر کی وہ خبر رکھتا ہے
میرے در کی وہ خبر رکھتا ہے

مجھ کو آفت نہ کوئی چھو پائے
ہر سفر کی وہ خبر رکھتا ہے

ہوتا ہے ایماں خدا پر جس کا
اس بشر کی وہ خبر رکھتا ہے

سر جو اس در پہ جھکا رہتا ہے
ایسے سر کی وہ خبر رکھتا ہے

ہو نشاں لہو کا جس چوکھٹ پر
اس کے گھر کی وہ خبر رکھتا ہے

☆

ڈھل گئی رات غم کی اجالا ہوا
دنیا میں امن کا بول بالا ہوا

☆

جستجو دل میں اگر ہو کامل
رہنما تارا بھی ہو جاتا ہے

☆

جس کا تھا انتظار، آیا ہے
زندگی کی نوید لایا ہے

درمیاں تھا جو اب تلک حائل
پردہ اس نے وہ آ گرایا ہے

چھوڑ کر آسماں مری خاطر
اب خدا خود زمیں پہ آیا ہے

منتظر جس کی تھیں مری آنکھیں
روح میں میری آ سمایا ہے

جس کو طوفاں بجھا نہیں سکتے
اس نے اب دیپ وہ جلایا ہے

☆

عطا کیا ہے ماں مریم کو جو مقام خدا نے
نہیں دیا ہے کسی کو وہ احترام خدا نے

ہے ذات اس کی سبھی عورتوں میں پاک و پوتر
دیا ہے اس کو حسیں اور اعلیٰ نام خدا نے

☆

اس کی باتیں ہیں نور کی باتیں
آ گئیں یاد طور کی باتیں

اس نے بوئیں محبتیں ہی سدا
کیں نہ ہرگز فتور کی باتیں

اس کے آنے سے ہو گئیں پوری
انبیاء اور زبور کی باتیں

ذکر لوبان اور مر کا کرو
اور چھیڑو بخور کی باتیں

دسترس میں ہیں میری اب وہ سبھی
وہ جو لگتی تھیں دور کی باتیں

☆

دور غم کی اندھیری رات ہوئی
تجھ سے روشن مری یہ ذات ہوئی

جو کہی تھی پیمبروں نے کبھی
پوری ہر اک وہ آج بات ہوئی

تھا یقیں جن کو جیت کا اپنی
کہتے ہیں آج ان کو مات ہوئی

وہ جو شیطاں کی قید میں تھے ابھی
آج حاصل انھیں نجات ہوئی

تجھ سے جیون میں تھا ثبات مرے
ہر گھڑی اب ہے بے ثبات ہوئی

☆

سر جھکاؤ کہ نور آیا ہے
گیت گاؤ کہ نور آیا ہے

دیکھنے بیت لحم، چرنی میں
تم بھی جاؤ کہ نور آیا ہے

پاس اس کے علاج ہے غم کا
مسکراؤ کہ نور آیا ہے

بن کے روشن چراغ دنیا میں
پھیل جاؤ کہ نور آیا ہے

تیرگی میں بھٹکنے والوں کو
یہ بتاؤ کہ نور آیا ہے

زور توڑا ہے اس نے ظلمت کا
سر اٹھاؤ کہ نور آیا ہے

اس قدر پیار اس نے کیا ہے مجھے
جو نہیں مانگا وہ بھی دیا ہے مجھے

ہے جہاں خود مکیں وہ اسی دیس میں
اک مکاں دینے کا وعدہ کیا ہے مجھے

نام لے کے ترا میں نے رکھا جو قدم
ہٹ گئی راہ سے ہر رکاوٹ مرے

☆☆☆

جب کبھی دل اداس ہوتا ہے
وہ مرے آس پاس ہوتا ہے

☆

تیرہ راتوں سے ڈر نہیں لگتا
مجھ کو گھاتوں سے ڈر نہیں لگتا

ہے محافظ مرا مسیحا خود
مجھ کو ماتوں سے ڈر نہیں لگتا

☆

رہائی دکھوں سے وہ کرتا عطا ہے
وہ سنتا سدا ہی مری ہر دعا ہے

نہ بھولے گا مجھ کو کبھی زندگی بھر
مرا نام ہاتھوں پہ اس نے لکھا ہے

مجھے ڈر کوئی دشمنوں کا نہیں ہے
خدا خود مرا ہر گھڑی آسرا ہے

مرے اپنے چاہے مجھے بھول جائیں
مجھے یاد رکھتا سدا ہی خدا ہے

ہو اپنا یا بیگانہ کوئی جہاں میں
سبھی کے لئے جان کرتا فدا ہے

☆

لوگ کہتے ہیں اس کے کہنے سے
لوگ کہتے ہیں اس کو چھونے سے
ہوتے ہیں معجزے
ہیں سبھی باتیں سچ یہ
میں نے بھی اس کو چھو کے دیکھا ہے۔
جب کسی موڑ پر بھٹک جاؤں
راہ سیدھی مجھے دکھاتا ہے
تشنگی میری روح کی خود وہ
خون سے اپنے ہے مٹا دیتا
اور ٹھوکر کھا کے کہیں جو میں
گر پڑوں تو وہ اٹھا لیتا ہے۔

☆

سب دکھوں سے نجات پانے کو
اور کامل حیات پانے کو
زندگی میں ثبات پانے کو

وسوسوں سے فرار کی خاطر
اور دل میں قرار کی خاطر
ایماں ابنِ خدا پہ ہے لازم
ایماں اس کی وفا پہ ہے لازم

☆

تیرے دم سے حیات ہے میری
تجھ میں پنہاں نجات ہے میری

تجھ کو چھو کر ملا سکوں دل کو
تجھ سے روشن یہ ذات ہے میری

☆

نہیں اور تجھ سا گماں میں کوئی
نہ انساں نہ فرشتگاں میں کوئی

بہت دیکھے ہیں چارہ گر دنیا میں
نہیں دیکھا تجھ سا جہاں میں کوئی

ستارا جو دیکھا تھا سوئے فلک
نہیں دیکھا پھر کہکشاں میں کوئی

زمیں پر کوئی تجھ سا دیکھا نہیں
نہیں تیرے سا آسماں میں کوئی

مجھے دور تجھ سے جو کر دے کبھی
نہیں اس کی جا میری جاں میں کوئی

☆

روح کی تازگی کے لئے
حکمت و آگہی کے لئے
راتوں میں روشنی کے لئے
باتوں میں چاشنی کے لئے
دائمی زندگی کے لئے
دنیا کی مخلصی کے لئے
نام بس ایک ہی کافی ہے
دنیا میں ایک ہی شافی ہے
ہے وہ ہی راہ، حق، زندگی
ہے مٹاتا جو سب کی تشنگی
کہتے ہیں سب اسے ناصری۔

☆

دریا رحمت کا کبھی رکنے نہیں دیتا
آگے دشمن کے کبھی جھکنے نہیں دیتا

ہوتا ہے وہ ساتھ مرے ہر گھڑی ہر پل
اپنی نظروں سے کبھی ہٹنے نہیں دیتا

☆

ہر اداسی دور وہ کر دیتا ہے
خالی دامن سب ہی وہ بھر دیتا ہے

چلتے ہیں جو اس کی راہوں پر سدا
ساتھ اپنے ان کو وہ گھر دیتا ہے

☆

چین کے پل عطا کر مجھے اے خدا
روح کے پھل عطا کر مجھے اے خدا

میں ہوں الجھا ہوا پر خطر راہ میں
اب تو منزل عطا کر مجھے اے خدا

روز و شب بڑھتی ہی جاتی ہیں الجھنیں
اب کوئی حل عطا کر مجھے اے خدا

تشنگی جو بجھا دے مری روح کی
ایسا اب جل عطا کر مجھے اے خدا

پر اثر ہوتی ہے جس میں ہر اک دعا
وہ حسیں پل عطا کر مجھے اے خدا

تو نے بخشی ہے جو آج برکت مجھے
ایسی ہی کل، عطا کر مجھے اے خدا

ڈوبنے کو غموں میں ہے کشتی مری
سکھ کا ساحل عطا کر مجھے اے خدا

☆

خوف دشمن نہیں رہا دل میں
مجھ پہ اس کی نگاہ رہتی ہے

☆

موت کی گود میں سب نے ہی سونا ہے
خاک کو ایک دن خاک ہی ہونا ہے

لوٹیں گے خالی ہاتھوں جہاں سے وہ بھی
آج ہاتھوں میں جن کے یہاں سونا ہے

☆

کچھ ہمارے کمال ہوتے ہیں
حادثے بے سبب نہیں ہوتے

خوف دل میں اگر ہو آسماں کا
تو زمیں پر غضب نہیں ہوتے

سنگ دلوں کو بتائیں کیسے یہ
سنگ کبھی بھی رب نہیں ہوتے

☆

آ گہی

رات غم کی بہت کڑی ہو جب
تم کو اپنی جاں کی پڑی ہو جب
تھام لینا مسیحا کا دامن
پل میں بھر دے گا سکھ سے تیرا من
اور جلا کے چراغ راہوں میں
کر دے گا دور تیرگی ساری
دکھ کی تپتی گھڑی میں سر پہ ترے
کر کے سایہ پروں کا وہ اپنے
ایک پل میں سنبھال لے گا تجھے
مشکلوں سے نکال دے گا تجھے۔

☆

موت سے بھی وہ ڈرتے نہیں ہیں یہاں
وہ جو خوں سے خریدے ہوئے لوگ ہیں

☆

راتوں میں روشنی کے لئے ایماں چاہئے
پر فضل بندگی کے لئے ایماں چاہئے

ایماں کی پختگی سے ہی ہوتے ہیں معجزے
روحوں کی تازگی کے لئے ایماں چاہئے

☆

وہ جو قدرت کمال رکھتا ہے
وہ ہی مجھ کو سنبھال رکھتا ہے

جان مُردوں میں ڈال دیتا ہے
اِس قدر وہ جلال رکھتا ہے

زندگی کی وہ تلخ راہوں میں
مجھ کو آسودہ حال رکھتا ہے

چُھو نہیں سکتا تِیر کوئی اُسے
جو اُسے اپنی ڈھال رکھتا ہے

رات دن ہیں نگاہ میں اُس کی
اور نظر میں وہ سال رکھتا ہے

☆

بے وفاؤں سے بھی وہ وفا کر گیا
زندگی سب کو ہی وہ عطا کر گیا

کھیل کر اپنی جاں پر ہمارے لئے
دور ہم سے وہ ہر اک سزا کر گیا

کر کے وہ موت کو زیرِ قدموں تلے
قید سے موت کی وہ رہا کر گیا

خوف تاریکیوں کا نہیں اب ہمیں
تیرگی میں ہے ایسی ضیا کر گیا

زندگی بھر جو خواہاں رہے موت کے
ان کی بھی مخلصی کی دعا کر گیا

☆

دل پشیمان دیکھ کر میرا
ہر خطا میری بھول جاتا ہے

کرتا ہوں توبہ کا ارادہ جب
وہ سزا میری بھول جاتا ہے

دیکھ کر وہ اداس چہرہ مرا
ہر جفا میری بھول جاتا ہے

دیکھ کر عاجزی مرے دل کی
وہ انا میری بھول جاتا ہے

حیراں ہوں کیسے ہر خطا پل میں
وہ سدا میری بھول جاتا ہے

☆

دل کو تر روح سیراب کر دے خدا
پورا اب میرا ہر خواب کر دے خدا

دل مسیحا سے لگائے رکھتا ہوں
سر یہ سجدے میں جھکائے رکھتا ہوں

☆

میں ستائش میں تری ہی روز و شب
ہاتھ اپنے یہ اٹھائے رکھتا ہوں

دیپ تیرے نام کے میں ہر ایک پل
تیرہ راہوں میں جلائے رکھتا ہوں

رنج و غم کے جان لیوا لمحوں میں
نظریں سولی پر جمائے رکھتا ہوں

جس کو چھونے سے ملے دکھ سے شفا
وہ قبا دل میں سجائے رکھتا ہوں

اک حسین و تاباں مستقبل کے میں
خواب آنکھوں میں بسائے رکھتا ہوں

☆

بات جب زندگی کی ہوتی ہے
بات بس ناصری کی ہوتی ہے

ہوتا ہے ذکر اس کی رحمت کا
بات جب بے بسی کی ہوتی ہے

دیتا آبِ حیات ہے سب کو
بات جب تشنگی کی ہوتی ہے

☆

نام سارے کمال ہیں اس کے
کام سارے کمال ہیں اس کے

تشنگی دل کی ہیں مٹا دیتے
جام سارے کمال ہیں اس کے

☆

اس کے سبھی فیصلے قبول ہیں مجھ کو
اس کا کوئی فیصلہ غلط نہیں ہوتا

اس یقیں پر کرتا ہوں سدا میں دعائیں
ان کا کوئی بھی صلہ غلط نہیں ہوتا

گر نہ دکھائی دے دور تک رہ کوئی تو
کرنا خدا سے گلہ غلط نہیں ہوتا

ہوتا ہے یاں کچھ تو جرم راہبروں کا
یارو سدا قافلہ غلط نہیں ہوتا

مرحلے ایماں کے گر کٹھن بھی ہوں پھر بھی
اس کا کوئی مرحلہ غلط نہیں ہوتا

☆

وہ جو خود سے بے زار رہتے ہیں
وہ سدا بے قرار رہتے ہیں

دیتے ہیں غم سدا جو اوروں کو
غم سے وہ ہم کنار رہتے ہیں

☆

حادثے سب غلط نہیں ہوتے
اس کے فیصلے غلط نہیں ہوتے

☆

ساتھ میرے خدا ہے جو ہو گا اچھا ہی ہو گا
وعدوں کا وہ سچا ہے جو ہو گا اچھا ہی ہو گا

جس کو چھونے سے سکوں ملتا ہے دل و جاں کو
میں نے اس کو چھوا ہے جو ہو گا اچھا ہی ہو گا

☆

اس کی باتیں عجب کام سارے عجب
اس پہ اترے تھے الہام سارے عجب

اس جہاں میں نہیں اس کا ثانی کوئی
اس کو بخشے گئے نام سارے عجب

جس نے اس سے پیا پھر نہ پیاسا ہوا
اس مسیحا کے تھے جام سارے عجب

روح جن کو وہ کرتا ہے اپنا عطا
کرتے ہیں وہ سدا کام سارے عجب

اس نے جب سے مرے گھر میں رکھا قدم
ہو گئے ہیں درو بام سارے عجب

☆

میں نے طوفاں کو تھمتے دیکھا ہے
اور پانی مے بنتے دیکھا ہے

جن کے چلنے کی کوئی آس نہ تھی
میں نے ان کو بھی چلتے دیکھا ہے

سکھ کا سورج یہاں نکلتے ہی
دکھ کاسورج یاں ڈھلتے دیکھا ہے

سولی پر اک صدا کے اٹھتے ہی
پردہ ہیکل کا پھٹتے دیکھا ہے

چرنی میں اک بچے کے در پہ یہاں
میں نے شاہوں کو جھکتے دیکھا ہے

☆

مُنتظر لوگ جس کے زمانے سے تھے
اُترا ہے آسماں سے زمیں پر وہ ہی

کام آتا نہیں چارہ گر جب کوئی
ہاتھ رکھتا ہے دُکھتی جبیں پر وہی

راج جِس کا ازل سے جہاں بھر میں ہے
کرتا ہے راج عرشِ بریں پر وہی

ساتھ چلتا ہے میرے وہ ہر راہ میں
ہے نظر رکھتا ہر اِک کمیں پر وہی

بے قراری اگر حد سے بڑھنے لگے
ترس کھاتا ہے روحِ حزیں پر وہی

☆

ہر نظر ہر جبیں سے ہے واقف
آسمان و زمیں سے ہے واقف

تیر کب اور کہاں سے آئے گا
وہ تو ہر اک کمیں سے ہے واقف

ساتھ دے گا مرا یا چھوڑے گا
وہ مرے ہم نشیں سے ہے واقف

ہر مکاں پر ہی ہے نظر اس کی
اور وہ ہر مکیں سے ہے واقف

جانتا ہے وہ بھید ہر دل کے
سب کی ہاں اور نہیں سے ہے واقف

☆

زخم کھا کر بھی دعا دی اس نے
ریت نفرت کی مٹا دی اس نے

میرے سکھ میری بقا کی خاطر
جان اپنی ہے لٹا دی اس نے

پانی جیون کا پلا کر مجھ کو
روح کی پیاس بجھا دی اس نے

تیرگی دل کی مٹا کر ساری
نور کی شمع جلا دی اس نے

کی تھی تعمیر جو ابلیس نے وہ
آ کے دیوار گرا دی اس نے

☆

اب کہ دیکھی وہ ذات کامل ہے
جس کی ہر ایک بات کامل ہے

اس کی قربت میں جو گزر جائے
سحر کامل وہ رات کامل ہے

اب ڈسے گا نہ ایڑی وہ کسی کی
اب کہ شیطاں کی مات کامل ہے

ہو کے قرباں صلیب پر اس نے
سب کو بخشی نجات کامل ہے

چھو لے اک بار جو قبا اس کی
اس کو ملتی حیات کامل ہے

☆

طُور اور وہ تبور کا عالم
خوب تھا وہ ظہور کا عالم

کتنا چُندھیا گئی تھیں وہ سب آنکھیں
روح پرور تھا نُور کا عالم

کیسے لفظوں میں ہو بیان بھلا
اگہی و شعور کا عالم

اُن نگاہوں میں خواب جاگے تھے
تھا عجب ہی سرور کا عالم

ہم نے دیکھا نہیں یہاں پہلے
یوں دلوں میں فتور کا عالم

ہل گیا دیکھ کے خدا کا دل
اِس دلِ چُور چُور کا عالم

ہیچھکا جب سے تیرے در یہ سر
ہے مرے گھر وفور کا عالم

☆

جب سے تیری یہ ذات دیکھی ہے
ڈھلتی ہرغم کی رات دیکھی ہے

منتظر جس کا تھا جہاں اب تک
آنکھوں نے وہ نجات دیکھی ہے

تیرگی میں بھی نور ہے ممکن
میں نے پرنور رات دیکھی ہے

موت کی وادی کے مکینوں نے
ہوتی نازل حیات دیکھی ہے

ہے ذکر جس کا ہر زباں پہ یہاں
میں نے وہ پاک ذات دیکھی ہے

☆

اس جہاں میں سکوں ہو گا ہر سو یہاں
اک عجب سا فسوں ہو گا ہر سو یہاں

ٹوٹ جائیں کے شیطاں کے بندھن سبھی
ظلم کا سرنگوں ہو گا ہر سو یہاں

اب نہ بکھریں گے ارماں کسی کے کبھی
اور نہ جذبوں کا خوں ہو گا ہر سو یہاں

ہر سو گونجیں گے نعرے ترے نام کے
چھایا ایسا جنوں ہو گا ہر سو یہاں

اب ہوں گے ختم لمحے غموں کے سبھی
اور دلوں میں سکوں ہو گا ہر سو یہاں

☆

دن یہ میری نجات کے دن ہیں
اور کامل حیات کے دن ہیں

جلنے کو ہیں چراغ دنیا میں
تیرگی کی یہ مات کے دن ہیں

ڈھل گئے لمحے بے ثباتی کے
اب سبھی دن ثبات کے دن ہیں

جو تولد ہوئی ہے دھرتی پر
یہ سبھی اس ہی ذات کے دن ہیں

☆

باتیں تیری عجب کام بھی ہے عجب
ذات تیری عجب نام بھی ہے عجب

جو دیئے تو نے آسودگی کے لئے
ہے غذا وہ عجب جام بھی ہے عجب

تیری قربت میں جو بھی گزرتا ہے اب
ہے وہ دن بھی عجب شام بھی ہے عجب

☆

میں دعا پر یقین رکھتا ہوں
میں خدا پر یقین رکھتا ہوں

لوگ مشرک مجھے سمجھتے ہیں
اک خدا پر یقین رکھتا ہوں

لادوا کوئی بھی دکھ نہیں
میں شفا پر یقین رکھتا ہوں

☆

پریشاں کلور دیاں راہواں ہو گئیاں نیں
دکھ اوہدا ویکھ کے گھٹاواں رو پئیاں نیں

کوڑیاں دی مار نال ہوئیا برا حال سی
چک کے صلیب جانا ہوئیا محال سی
حال اوہدہ ویکھ کے تے مانواں رو پئیاں نیں

دے کے خون اپنا پیاس اوہ مٹاندا سی
دے کے بدن اپنا سانوں اوہ رجاندا سی
دور اج ساڈے توں غزاواں ہو گئیاں نیں

جدی چھاویں بہہ کے مل دا قرار ہی قرار سی
دم نال جدے ہر سو ---- بہار ہی بہار سی
دور اج سر توں اوہ چھاواں ہو گئیاں نیں

☆

قوت ایماں

حالات وواقعات چاہے کچھ بھی ہوں۔
چاہے امید ویقیں کی بلندیاں
یا
ناامیدی و بے یقینی
اورشکوک وشبہات کی پستیاں
خدا ہمیشہ ہمارے ساتھ ہوتا ہے۔
چاہے زندگی میں
دکھ ہی دکھ ہوں، یا ہوں ناکامیاں ہی ناکامیاں
یا ہوں
مسرتیں ہی مسرتیں، کامیابیاں ہی کامیابیاں۔
حالات چاہے کچھ بھی ہوں۔
دور ہم سے خدا نہیں ہوتا۔
کبھی ہم سے جدا نہیں ہوتا۔

☆

وہ جو کرتا ہے سب کو عطا منزلیں
ہے اسی نے ہی ہر گام میرا لکھا

ڈر زمانے کی چالوں کا مجھ کو نہیں
اس کے ہاتھوں پہ ہے نام میرا لکھا

وہ جو کرتا ہے سب کو عطا منزلیں
ہے اسی نے ہی ہر گام میرا لکھا

☆

یہ گھڑی امتحاں کی گزرنے کو ہے
وقت مشکل بہت دن ٹھہرتا نہیں

☆

مجھ کو ہرگز بھی گرنے نہیں دیتا وہ
گر پڑوں تو بکھرنے نہیں دیتا وہ

بے وفا میں اگر ہو بھی جاؤں کبھی
مجھ کو نظروں سے گرنے نہیں دیتا وہ

ساتھ چلتا ہے ہر راہ میں وہ مرے
وار دشمن کا چلنے نہیں دیتا وہ

☆

درس جو وقت سکھاتا ہے ہمیں
وہ کتابوں میں نہیں ملتے کبھی

ہوتے ہیں معجزے پل پل ہی یہاں
پھول صحراؤں میں ہیں کھلتے ابھی

جن پہ رکھ دیتا ہے خود ہاتھ خدا
زخم ان کے ہیں یہاں سلتے سبھی

☆

کیسا یہ شور سا ہے صلیبوں کے شہر میں
یہ کون آ گیا ہے صلیبوں کے شہر میں

قسمت مری بدلنے کی خاطر زمین پر
خود آ گیا خدا ہے صلیبوں کے شہر میں

جس موت کا عدن میں ہوا تھا کبھی جنم
وہ ہو گئی فنا ہے صلیبوں کے شہر میں

اب تک گناہ کی تھی علامت صلیب جو
وہ بن گئی شفا ہے صلیبوں کے شہر میں

میں جان تیرے ہاتھ میں دیتا ہوں اے خدا
یوں ہو گیا فدا ہے صلیبوں کے شہر میں

☆

زندگی پل میں بدل ڈالے گا
الجھنیں حل میں بدل ڈالے گا

تشنگی دل کی مٹا دے گا وہ
صحرا کو جل میں بدل ڈالے گا

جو فقط رستہ نظر آتا ہے
اس کو منزل میں بدل ڈالے گا

راہ میں تیری سمندر ہے جو
اس کو ساحل میں بدل ڈالے گا

غم کی منڈلاتی گھٹاؤں کو وہ
سکھ کے بادل میں بدل ڈالے گا

☆

ہر دعا کا ہمیں وہ صلہ دیتا ہے
کام سارے ہی ممکن بنا دیتا ہے

درد دیتا ہے جب بھی کبھی وہ ہمیں
درد سہنے کا بھی حوصلہ دیتا ہے

میں بھٹک جاؤں جو تیرگی میں کبھی
سیدھا رستہ وہ مجھ کو دکھا دیتا ہے

اس کی قربت میں ملتا ہے دل کو سکوں
اور ذکر اس کا غم کو مٹا دیتا ہے

بخشتا ہے مرے قدموں کو پختگی
تیرہ راہوں میں مجھ کو ضیا دیتا ہے

☆

تیرگی میں جو ضیا دیتا ہے
وہ ہی ہر دکھ سے شفا دیتا ہے

زندگی کے وہ کڑے صحرا میں
اپنی رحمت کی گھٹا دیتا ہے

☆

زندگی میں قرار تجھ سے ہے
ہر قدم ہی بہار تجھ سے ہے

تجھ سے روشن ہے چہرہ یہ میرا
روح کا یہ نکھار تجھ سے ہے

☆

مشکلیں سب وہ آسان کر دیتا ہے
خالی دامن سبھی کے وہ بھر دیتا ہے

رکھتے ہیں جو مسیحا پہ ایماں سدا
ساتھ اپنے ہی ان کو وہ گھر دیتا ہے

☆

مجھ سے وعدہ ہے میرے خدا کا یہی
مجھ کو بھولے گا وہ زندگی بھر نہیں

دنیا والے مجھے گر کبھی چھوڑ دیں
مجھ کو چھوڑے گا وہ زندگی بھر نہیں

خواب آنکھوں میں جو ہیں بسائے میں نے
ان کو توڑے گا وہ زندگی بھر نہیں

☆

رازِ دل کے مرے جانتا ہے سبھی
ہر دعا میری سن لیتا ہے خود بخود

مجھ کو کچھ مانگنے کی ضرورت نہیں
مجھ کو ہر چیز وہ دیتا ہے خود بخود

☆

نیچ ذاتوں سے ڈر نہیں لگتا
ان کی باتوں سے ڈر نہیں لگتا

ساتھ رکھتا ہوں میں چراغوں کو
تیرہ راتوں سے ڈر نہیں لگتا

ہے محافظ مسیحا خود میرا
مجھ کوگھاتوں سےڈر نہیں لگتا

ہر قدم ہی لکھی ہےجیت مری
مجھ کو ماتوں سے ڈر نہیں لگتا

ہے بنا روح خود وکیل مرا
اب سماعتوں سے ڈر نہیں لگتا

☆

بس ہے اک ہی نجات کا رستہ
اور کامل حیات کا رستہ

برگزیدوں کو ہر قدم ہی یہاں
ملتا ہے معجزات کا رستہ

اور رستے ہیں بے ثبات یہاں
اک تو ہی ہے ثبات کا رستہ

تو نے آسان کر دیا پل میں
ہے مری مشکلات کا رستہ

بن گیا میری جیت کا وہ ہی
اب تلک تھا جو مات کا رستہ

تجھ کو پا کر ہے پا لیا میں نے
وسوسوں سے نجات کا رستہ

ہے بظاہر بہت ہی دلکش جو
موت کی ہے وہ گھات کا رستہ

☆

جس کو سب کا حبیب کہتے ہیں
لے چلا وہ صلیب کہتے ہیں

اس کے ہر لفظ میں ہے پنہاں شفا
ہے وہ ایسا طبیب کہتے ہیں

میں ہوں کہتا خدا کا فضل اسے
لوگ جس کو نصیب کہتے ہیں

غمزدوں اور خستہ حالوں کے
ہے سدا وہ قریب کہتے ہیں

ہیں جو اب تک مسیحا سے غافل
ہیں بہت بد نصیب کہتے ہیں

☆

تخت جس کا ہے ہر سو ہی قائم سدا
ساتھ چلتا ہے میرے وہ دائم سدا

گر اٹھانا ہی ہے بوجھ اس کا اٹھا
بوجھ ہلکا جوا ہے ملائم سدا

رکھتا ہے نظر میرے ہر راز پر
اس نظر میں مرے ہیں عزائم سدا

جرم ہے کرنا گر ہر کسی سے وفا
ایسے کرتا رہوں گا جرائم سدا

ڈگمگاتے نہیں زندگی میں کبھی
وہ جو رہتے ہیں اس میں ہی قائم سدا

☆

اس قدر مجھ سے وفا کی اس نے
مجھ پہ جاں اپنی فدا کی اس نے

خون سولی پہ بہا کر اپنا
ہر خطا میری مٹا دی اس نے

اب نہیں خوف مجھے رہزن کا
راہوں کو میری ضیا دی اس نے

چھو لیا جب میں نے دامن اس کا
مجھ کو ہر دکھ سے شفا دی اس نے

دیکھ کر رائی سا ایماں میرا
غم کی دیوار گرا دی اس نے

☆

پیار کی یوں مثال دیتا ہے
مشکلوں سے نکال دیتا ہے

برگزیدوں کو ہر قدم ہی خدا
برکتیں بے مثال دیتا ہے

رکھتے ہیں ایماں جو خدا ان کو
آگ سے بھی نکال دیتا ہے

اس . کی قدرت کروں بیاں کیسے
ذروں کو جو جمال دیتا ہے

گرتا ہوں جب کبھی میں پستیوں میں
وہ مجھے خود نکال دیتا ہے

ناخدا پر نہیں خدا پر ہے
مجھ کو کامل یقیں دعا پر ہے

☆

تاریکی تاریکی کو اور
نفرت نفرت کو نہیں مٹا سکتی۔

☆

دنیاوی علوم اور مہارتیں
آپ کو خدا کی قربت نہیں دلا سکتے۔

☆

☆

یونس فرانسس پنجاب کے تاریخی مسیحی گاؤں مریم آباد (ضلع شیخوپورہ) میں پیدا ہوئے.
ابتدائی تعلیم سینٹ فرانسس سکول مریم آباد سے حاصل کی . میٹرک کے بعد کاہنانہ تعلیم و تربیت کے لئے مشنری سوسائٹی آف سینٹ پال میں شمولیت اختیار کی۔ روحانیت، فلسفہ اور علم الہیات کی تعلیم کی تکمیل کے بعد 1995 میں کہانت کے لیے مخصوص کیے گئے۔
مذہبی تعلیم کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی سے فلسفہ میں گریجویشن کی ڈگری حاصل کی۔

1999 سے 2001 تک مالٹا میں قیام کیا . اور 2001 میں لندن منتقل ہو گئے۔ یہاں سیکنڈری سکول اور بائبل کالج میں پڑھانے کے ساتھ ساتھ کینٹ یونیورسٹی سے منسٹری اور علم الہیات میں گریجویشن کی ڈگری بھی مکمل کی۔
2005 میں چرچ آف انگلینڈ میں کاہنانہ خدمت کا آغاز کیا۔ 2017 میں کاہنانہ خدمت کے اعتراف میں ڈایوسس آف سدرک، لندن کتھڈرل کا اعزازی کینن مقرر کیا گیا۔
آج کل سینٹ جان پیرس، کروئیڈن، لندن میں ریکٹر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔
آپ کی ترجمہ و تلخیص پر مبنی کتاب کشف دی پیرو سوانحِ عمری 2018 میں شائع ہوئی۔
اس کے علاوہ متعدد مسیحی گیت اور غزلیات ویڈیو اور آڈیو کی صورت میں منظرِ عام پر آ چکے ہیں۔

اِدراک

یونس فرانس